آپریشن انتخابات ۲۰۱۴ء
سازشوں اور نفرتوں کے سایہ میں

از: ڈاکٹر ایم. اجمل فاروقی
۱۵- گاندھی روڈ، دہرہ دون

آسام فسادات کے بعد حالیہ شہری آبادی کے سروے میں ۴۲٪ شہریوں نے جس طرح مودی کو بہ طور وزیراعظم پسند کیا ہے اور اس کے مقابلہ راہل گاندھی ۲۹٪ اور نتیش کمار ۱۴٪-۱۲ رہے ہیں، یہ جائزہ ایک بار پھر اس حقیقت کو اجاگر کررہا ہے کہ پڑھا لکھا، خوشحال، نوکری پیشہ اعلیٰ ذات طبقہ دن بہ دن فرقہ پرست اور نفرت کی سیاست کے جال میں پھنس رہا ہے۔ اس سے کچھ دن پہلے ہی یوپی میں شہری انتظامیہ کے انتخابات میں فرقہ پرست کی زبردست جیت نے بھی اس حقیقت کو واضح کیا تھا؛ مگر ہمارا متعصب، مفاد پرست میڈیا اِن حقائق سے نظریں چرا کر صرف دنیا بھر میں نام نہاد مسلم فرقہ پرستی اور طالبانائزیشن اور وہابی اسلام کا رونا روتا رہتا ہے؛ جب کہ دنیا بھر میں انتخابی نتائج اور فکری رجحانات تمام مذاہب اور ممالک کے عوام میں مذہب یا راشٹر کے نام پر تعصب، مظالم اور تنگ نظری کا شکار ہورہے ہیں۔ تمام یورپین ممالک کے انتخابات میں امیگریشن مخالف، غیرملکی مخالفت نسل پرست طاقتوں کی مضبوطی (برطانیہ، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، اسپین) اس طرف واضح اشارہ ہے۔ میانمار میں مسلم مخالف جذبات کے پیچھے کیا عوامل ہیں؟ آسام میں بنگلہ دیشیوں کے نام پر مسلم مخالف پروگرام کیوں گذشتہ دو دہائیوں سے چلایا جارہا ہے؟ غیرمسلم بنگلہ دیشیوں سے کیا ہمارے وسائل پر دباؤ نہیں پڑتا؟ ہندوستان بھر میں تبتیوں کی کالونیاں اور آبادیاں ہیں کیا وہ ملکی وسائل پر بوجھ نہیں ہیں؟ ہندوستان بھر میں نیپالیوں کی کثیر تعداد جوان پڑھ اور محنت مزدوری کرنے والی ہوتی ہے ہندوستانی وسائل اور ذرائع روزگار کو متاثر کرتی ہے؛ مگر اُس پر واویلا

یہ نام نہاد نفرت پرست لوگ کیوں نہیں کرتے؟ غیر ملکی طاقتوں کی شرانگیزیاں اپنی جگہ ہیں؛ مگر کیا اس سے ملکی نفرت پسندوں اور علاقائیت کے نام پر تشدد پھیلانے والوں کا جرم کم ہو جاتا ہے؟ آج ہم ہندوستان میں بنگلہ دیشی مسلمانوں کو نشانہ بنا کر اپنی سیاست چلانا چاہتے ہیں؛ مگر جب ہمیں برطانیہ، امریکہ، فرانس، کناڈا میں ٹھیک انھیں وجوہات کی بناء پر نشانہ بنایا جاتا ہے تو ہم احتجاج کرتے ہیں؟ آج ہم فخر سے کہتے ہیں دنیا بھر میں تقریباً ایک کروڑ NRI رہتے ہیں، جن میں اکیلے خلیج میں ۳۵ لاکھ ہندوستانی روزگار سے لگے ہوئے ہیں اور سالانہ ۶۰-ارب ڈالر ہندوستان بھیج رہے ہیں، جن میں اکثر خصوصاً خلیج میں بہت زیادہ باصلاحیت اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی نہیں ہیں اگر وہاں بھی ویسا ہی نفرت کا ماحول بنایا جائے جیسا ممبئی کے نفرت کے سوداگر بنا رہے ہیں اور آج تک ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوئی تو کس منھ سے ہم بیرونی شازش کار دشمنوں کی شکایت کر سکتے ہیں؟ آؤٹ سورسنگ کے نام پر ہمارے نئے نئے اتحادی اُبامہ اور بُش کتنے ہندوستان مخالف ہیں؛ مگر ہمارا یہ ۴۲٪ مودی پرست ''دیش بھگت'' طبقہ خصوصاً اس کا میڈیا ان کے خلاف منھ کیوں نہیں کھولتا؟ ابھی تک تو مسلمان ہی سازش، تھیوری کو لے کر بدنام کیے جاتے تھے؛ مگر اب تو ہماری حکومت کے اعلیٰ ترین داخلہ افسران سارا الزام شازشیوں کے سرتھوپ کر ملکی نفرت پسندوں اور فرقہ پرستوں کو بچا رہے ہیں۔ اگر آج کا فساد SMS اور بگاڑی اور بنائی ہوئی تصاویر کا نتیجہ ہے تو ۱۹۸۳ء کا نیلی کا بھیانک فساد؛ بلکہ مسلم نسل کشی کس شازش کا نتیجہ تھی اور اگر تھی تو پچھلے تیس سالوں میں نیلی فساد کے ذمہ داروں کے خلاف محکمہ داخلہ نے کیا کارروائی کی؟ بنگلہ دیش سے دراندازی اور اسمگلنگ کے لیے کیا ہم نے اپنی صفوں کا جائزہ لیا ہے کہ کس طرح بین الاقوامی سرحدوں پر انسانوں، جانوروں، سامانوں ہر شے کا ریٹ مقرر ہے اور آر پار سب کچھ آتا جاتا ہے اس کے لیے بھی صرف مسلمان ہی ذمہ دار ہیں؟ وہاں لاکھوں کی تعداد میں B.S.F کیا کرتی ہے۔ اگر وہیں سے نہ آنے دیا جائے تو مسئلہ کیسے پیدا ہو؟ سوشل میڈیا کے رول پر بھی یک طرفہ باہری لوگوں کو ذمہ دار بنا کر انڈین ایکسپریس اور ٹائمس آف انڈیا کی خبروں کے مطابق کم سے کم ۲۰٪ ہندو تنظیموں کے رول کو نفرت اور بھگدڑ پھیلانے میں کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؟ ان کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے؟ عید سے ایک روز پہلے بنگلور سے گوہاٹی جا رہی ٹرین میں جس بے رحمی سے مسلم نوجوانوں کو I-Card کے ذریعہ شناخت کر کے لوٹ مار کر کے چلتی ٹرین سے G.R.P کی موجودگی میں پھینکا گیا اور ان میں سے ۱۴ لوگ شدید زخمی ہوئے دو نوجوان شہید

بھی ہوگئے؛ مگراس ظلم کو حکمراں، وزارت داخلہ اور دیش بھگت میڈیا سب ہضم کرگئے اور مسلمانوں کی ہمدرد ترنمول کانگریس کے وزیر ریل بھی نہیں بولے۔ اور ہمارے ملی لیڈران اقلیتی کمیشن کے ذمہ داران اور لوک سبھا میں باریش اور بے ریش لیڈران بھی معاملہ نہیں اٹھا پائے۔ ریزرویشن کی حمایت میں سارے دلت لیڈر پونیا سے لے کر پاسوان تک سب اکٹھا ہوگئے اور سنسد بھون پر احتجاج کیا؛ مگر ہمارے رہنما اتنی جرأت نہیں دکھاسکے؛ کیونکہ ہائی کمان کا حکم نہیں تھا۔ اگر آسام کا موجودہ دور تشدد ونفرت سازش تھا تو سازش کی ابتداء دو مسلم طالب علم رہنماؤں کے قتل (شہادت) سے کیوں ہوئی؟ حکومت ابھی تک یہ پتہ نہیں لگاپائی کہ ان دو طالب علموں کے قاتل کون تھے؟ اس سے سازش کا فریب خود واضح ہوجائے گا۔ بوڈو اور مسلمانوں دونوں کی اکثریت مل جل کر رہنا چاہتی ہے؛ مگر نیشنل پارٹیوں کی ووٹ کی سیاست ان کو نفرت کی آگ میں جھلساتی ہے اور ووٹ کی فصل کاٹتی ہے۔ ورنہ عین ۲۰۱۴ء الیکشن سے قبل اس باسی کڑھی میں ابال کیوں پیدا کیا جارہا ہے؟ اس کے بہانہ ملک بھر میں میڈیا اور متعصب افسران کی مدد سے خوف، دہشت اور شک وشبہ کا ماحول کون اور کیوں بنارہا ہے؟ حکومت لا، اینڈ آرڈر کے مسئلہ میں بھی ایک فرقہ کے فرقہ پرستوں پر احتجاج کے لیے ساری دھارائیں لگاتی ہے اور دوسرے فرقہ کے نفرت کے سوداگر کو کھلی چھوٹ دیتی ہے؛ حالانکہ ہمارے حکمراں وقتی فائدہ کے لالچ میں اندھے ہوکر اس اصول کو بھول جاتے ہیں کہ نفرت کی بیل پھر اسی درخت کو سکھادیتی ہے جس پر وہ پروان چڑھتی ہے۔ ممبئی کے نفرت کے سوداگر نے اسی لیے مسلمانوں کے فوراً بعد بہاریوں کو نشانہ پر لے لیا؛ کیونکہ مسلمانوں کے خلاف اس کی شرانگیزی کو حکومت، میڈیا اور عوام نے قبول کیا اور منظوری دی اس کی مانگ کے نتیجہ میں پولیس کمشنر کا تبادلہ کردیا؛ مگر اس پولیس حاکم کا کچھ نہیں ہوا جس نے پولیس کی اجازت کے بغیر مارچ نکالنے دیا؛ کیوں کہ اس کے ساتھ بھیڑ ہے، سوال یہ ہے کہ کیا بھیڑ کے زور پر قانون ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء کی طرح مستقل توڑے جاتے رہیں گے اور خاطی، فسادی زیڈ پلس ٹو سیکورٹی میں گھومتے رہیں گے؟

ان حالات میں مسلمانوں کو صبر اور شجاعت کے ساتھ ایمانی غیرت اور انسانیت کی محبت کے جذبہ سے غیرمسلم عوام سے سیدھا رابطہ بڑھانا ہوگا۔ صرف اپنے بڑے بڑے اجتماعات؛ مشاعرہ اور سمپوزیم کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ میدان میں آکر عوام الناس سے ربط کرکے مشترکہ مسائل؛ مہنگائی، بے روزگاری، لاقانونیت، فحاشی، عریانیت، دختر کشی، کرپشن، جہیز وغیرہ کے

خلاف مہم چلائیں اور ان مسائل پر خصوصاً اسلامی حل اور اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کی جائے۔ اسلام کی دعوت کے لیے مواقع پیدا کر کے بلا کم و کاشت دعوت پہنچانا ہی نفرت کے سوداگروں کی شرارتوں کا مستقل جواب بھی ہے اور خیر امت ہونے کے ناتے بنیادی ذمہ داری بھی ہے۔

مسلمان اور دنیا کا ہر کمزور گروہ اس وقت انصاف پسند میڈیا نہ ہونے کی وجہ سے مات کھا رہا ہے۔ ہمیں دنیا سے باخبر رہنے کے لیے مفاد پرست، متعصب اور زر پرست میڈیا کی غلامی برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔ چھوٹے بڑے اخبارات اور چیلنجز کے بغیر ہم اسی طرح غلط پروپیگنڈہ کا شکار بنتے رہیں گے۔ موجودہ میڈیا کا مقصد پیسہ کمانا اور مخصوص طبقات کی نمائندگی کرنا ہے اس لیے اس کی اصلاح کی بات کرنا بے کار ہے۔ میڈیا مستقلاً نئی نسل کو یا تو فحاشی اور عریانی اور مادہ پرست زندگی کی دعوت دے رہا ہے یا دین کے تصور اور نظریاتی بنیادوں توحید، رسالت، آخرت سے عورتوں کے فرائض وحقوق، آزادی نسواں، جمہوریت وغیرہ کے خلاف پُرفریب نعروں کے ذریعہ دین سے ورغلا کر دین مخالف بنا رہا ہے۔ اس لیے فی الوقت میڈیا کے فروغ کے لیے ہر بڑی چھوٹی کوشش عنداللہ نہایت مقبول ہوگی۔ اس کے لیے کوشش کی جانی اس وقت فرض کفایہ کا درجہ رکھتا ہے۔ جس طرح بے گناہ نوجوان کی قانونی مدد کی گئی ہے اس کے اچھے نتائج سامنے آئے ہیں اسی طرح ذرائع ابلاغ کے میدان میں بھی کوشش کی جائے گی تو باقی میڈیا کے بھی دماغ درست ہوں گے۔

فرقہ وارانہ فسادات کے تعلق سے جو انسداد فرقہ پرستی بل سرکار نے سرد خانہ میں ڈال دیا ہے اس کے لیے علماء کرام، دانشوران اور سیاست دانوں کو دباؤ بنا کر پاس کرانا ضروری ہے۔ اس کے لیے الگ سے مستقلاً مہم چلائی جانی ضروری ہے؛ تاکہ معاملہ کو سرد خانہ میں نہ ڈالا جا سکے۔ مسلم قیادت اور سیاسی لیڈران خصوصاً عوامی نمائندوں کو ایثار وقربانی کا مظاہرہ کر کے اتحاد پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

❁ ❁ ❁